احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل 9- مارچ 1999ء

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

منگل 9- مارچ 1999ء - 20 ذی قعدہ 1419 ہجری - 9- امان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 54

صفائی

حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

الطھور شطر الایمان-

یعنی طہارت اور پاکیزگی ایمان کا ایک حصہ ہے

(صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا (-) یعنی "ہر ایک پلیدی سے جدا رہ-" یہ احکام الٰہی اسی لئے ہیں کہ تا انسان حفظان صحت کے اسباب کی رعایت رکھ کر اپنے تئیں جسمانی بلاؤں سے بچاوے- یہ اعتراض ہے کہ یہ کیسے احکام ہیں جو ہمیں سمجھ نہیں آتے کہ قرآن کہتا ہے کہ تم غسل کر کے اپنے بدنوں کو پاک رکھو اور مسواک کرو- خلال کرو- اور ہر ایک جسمانی پلیدی سے اپنے تئیں اور اپنے گھر کو بچاؤ- اور بدبوؤں سے دور رہو- اور مردار اور گندی چیزوں کو مت کھاؤ- اس کا جواب یہی ہے کہ قرآن نے اس زمانہ میں عرب کے لوگوں کو ایسا ہی پایا تھا اور وہ لوگ نہ صرف روحانی پہلو کے رُو سے خطرناک حالت میں تھے بلکہ جسمانی پہلو کے رُو سے بھی ان کی صحت نہایت خطرہ میں تھی- سو یہ خداتعالیٰ کا ان پر اور تمام دنیا پر احسان تھا کہ حفظان صحت کے قواعد مقرر فرمائے- یہاں تک کہ یہ بھی فرما دیا کہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا یعنی بے شک کھاؤ پیؤ مگر کھانے پینے میں بے جا طور پر کوئی زیادت کیفیت یا کمیت کی مت کرو- (-) جو شخص جسمانی پاکیزگی کی رعایت کو بالکل چھوڑ دیتا ہے وہ رفتہ رفتہ وحشیانہ حالت میں گر کر روحانی پاکیزگی سے بھی بے نصیب رہ جاتا ہے- مثلاً چند روز دانتوں کا خلال کرنا چھوڑ دو جو ایک ادنیٰ صفائی کے درجہ پر ہے تو وہ فضلات جو دانتوں میں پھنسے رہیں گے ان میں سے مردار کی بو آئے گی- آخر دانت خراب ہو جائیں گے اور ان کا زہریلا اثر معدہ پر گر کر معدہ بھی فاسد ہو جائے گا- خود غور کر کے دیکھو کہ جب دانتوں کے اندر کسی بوٹی کا رگ و ریشہ یا کوئی جز پھنسا رہ جاتا ہے اور اسی وقت خلال کے ساتھ نکالا نہیں جاتا تو ایک رات بھی اگر رہ جائے تو سخت بدبو اس میں پیدا ہو جاتی ہے اور ایسی بدبو آتی ہے جیسا کہ چوہا مرا ہوا ہوتا ہے- پس یہ کیسی نادانی ہے کہ ظاہری اور جسمانی پاکیزگی پر اعتراض کیا جائے- اور یہ تعلیم دی جائے کہ تم جسمانی پاکیزگی کی کچھ پروا نہ رکھو- نہ خلال کرو اور نہ مسواک کرو اور نہ کبھی غسل کر کے بدن پر سے میل اتارو- اور نہ پاخانہ پھر کر طہارت کرو- اور تمہارے لئے صرف روحانی پاکیزگی کافی ہے- ہمارے ہی تجارب ہمیں بتلا رہے ہیں کہ ہمیں جیسا کہ روحانی پاکیزگی کی روحانی صحت کے لئے ضرورت ہے ایسا ہی ہمیں جسمانی صحت کے لئے جسمانی پاکیزگی کی ضرورت ہے- بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ہماری جسمانی پاکیزگی کو ہماری روحانی پاکیزگی میں بہت کچھ دخل ہے- کیونکہ جب ہم جسمانی پاکیزگی کو چھوڑ کر اس کے بدنتائج یعنی خطرناک بیماریوں کو بھگتنے لگتے ہیں- تو اس وقت ہمارے دینی فرائض میں بھی بہت حرج ہو جاتا ہے اور ہم بیمار ہو کر ایسے نکمے ہو جاتے ہیں کہ کوئی خدمت دینی بجا نہیں لا سکتے- اور یا چند روز دکھ اٹھا کر اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں بلکہ بجائے اس کے کہ بنی نوع کی خدمت کر سکیں اپنی جسمانی ناپاکیوں اور ترک قواعد حفظان صحت سے اوروں کے لئے وبال جان ہو جاتے ہیں- (روحانی خزائن جلد 14 ص 332 تا 333)

شجر کاری مہم

○ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ اہالیان ربوہ ہر شجر کاری کے موسم میں اپنی مدد آپ کے تحت ربوہ کے ماحول کی خوشگواری کے لئے ہزاروں کی تعداد میں نہ صرف پودے لگاتے ہیں بلکہ پودہ لگانے کے بعد اس کی دیکھ بھال (کھاد' گوڈی' آبیاری اور حفاظت) کا خاطر خواہ انتظام بھی کرتے ہیں- یہ انتظام اہالیان ربوہ انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر بھی کرتے ہیں- یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مساعی میں برکت ڈالی اور آج ربوہ میں جگہ جگہ درخت اور سبزہ لگا نظر آ رہا ہے- شدید موسم' کلر زدہ زمین' پانی کی کمی اور بہت سی مشکلات کے باوجود اہالیان ربوہ تہیہ کئے ہوئے ہیں کہ اپنے شہر کو صاف ستھرا' سرسبز اور خوبصورت بنا کر ہی دم لیں گے-

موسم بہار کی آمد آمد ہے اہالیان ربوہ سے درخواست ہے کہ وہ شجر کاری کے لئے تیاری شروع کر دیں تاکہ بروقت پودے لگائے جا سکیں- گھروں کے اندر تو احباب اپنی مرضی سے پھلدار' سایہ دار اور پھولدار پودوں کا انتخاب کرتے ہیں البتہ باہر گلیوں اور میدانوں میں لگائے جانے والے پودہ جات کا انتخاب کرتے وقت مندرجہ ذیل امور کو پیش نظر رکھیں-

1- جہاں اوپر بجلی کے تار ہوں وہاں بڑے قد آور درخت نہ لگائے جایں- بلکہ چھوٹے قد والے پودے لگائے جائیں-

2- جہاں حفاظت کا کوئی مستقل انتظام نہ ہو سکتا ہو وہاں ایسے پودے لگائے جائیں جن کو عام مویشی بکریاں وغیرہ نہ کھاتے ہوں مثلاً کنیر' سکھ چین وغیرہ-

3- جہاں سایہ دار درخت کی ضرورت ہو وہاں پر نیم' بکائن' ارجن وغیرہ لگائے جا سکتے ہیں-

4- جن گھروں کے باہر پودے لگے ہوئے ہیں اور مزید پودے لگانے کی جگہ نہیں رہی- وہاں سبزہ کے لئے چھوٹی چھوٹی کیاریوں میں گھاس اور موسمی پھول لگا دیئے جائیں-

اہالیان ربوہ کے بڑھتے ہوئے ذوق و شوق کو مدنظر رکھتے ہوئے گلشن احمد نرسری ربوہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ اس وقت ہر قسم کے پودہ جات خواہ کتنی مقدار میں ہی کیوں نہ درکار ہوں فراہم کر رہی ہے- ہر قسم کے سادہ و رنگین گملہ جات- ہر قسم کی کھاد' باغبانی کے آلات اور تجربہ کار مالی بھی گلشن احمد نرسری میں موجود ہیں جن سے احباب استفادہ کر رہے

باقی صفحہ

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

ڈوئی کا انجام

(تاریخ ہلاکت ڈوئی - 9 - مارچ 1907ء)

خدا کا شکر ہر دم چاہئے کرنا ادا مُضطَر
نہیں خاموش ہونا چاہئے اہلِ زباں ہو کر
عطا کیں نعمتیں کیا کیا اتاریں رحمتیں کیا کیا
بجا لاؤں ترے احساں مری طاقت سے ہیں باہر
جسے چاہے تو دے عزت جسے چاہے کرے رسوا
کسی کو کب یہ ہے طاقت ترے آگے اٹھائے سر
بزرگی ہے تجھے زیبا فضیلت ہے ترے شایاں
تو ہی تو مالکِ ارض و سما ہے خالقِ اکبر
چرندے کیا پرندے کیا مَلک کیا جن و انساں کیا
جو کچھ کون و مکاں میں ہے تو ہی ہے حکمراں سب پر
تری حمد و ثنا یارب ادا کیا ہو سکے مجھ سے
میں اک انسان عاجز ہوں تری ہی ذات اولا تر
محمدؐ ہے وہ پیغمبر زمیں سے عرش اعلیٰ تک
کوئی کیسا ہی ڈھونڈے گر نہیں ممکن ملے ہمسر
مرے آقا مرے مولا مسیحائے زماں تو ہے
امام وقت ہے تو ہی، تو ہی ہے ہادی و رہبر
وہی تیرا محافظ ہے وہی تیرا نگہباں ہے
اسی نے ساتھ بھیجا ہے فرشتوں کا ترے لشکر
تجھے نصرت مبارک ہو ترے احباب کو راحت
خدا نے آج دکھلایا نشاں سب سے یہ بڑھ چڑھ کر
جہاں میں شور ہے برپا مَرا کس حسرت و دکھ سے
رہا کرتا تھا وہ جو ملک امریکہ میں اک بندر
ہوئی وہ آج پوری پیشگوئی انت الاعلیٰ کی
خدا کا تجھ سے وعدہ تھا فنا ہوگا الگزنڈر
یہ وہ مکار و موذی تھا کہ جس کا نام تھا ڈوئی
خدا نے جس کے بارہ میں خبر دی تھی ھوالابتر
اسے نخوت جب آتی تھی خودی سر میں سماتی تھی
تو کہتا تھا یہی اکثر یہ سب ہیں مکھی و مچھر
انہیں میں پاؤں اپنے میں کچل کر مار ڈالوں گا
زمینی سب یہ ہیں کیڑے مری طاقت ہے اعلیٰ تر
نبوت کا اسے دعویٰ خلافت پہ تھا وہ نازاں
خدا کہتا تھا عیسیٰ کو بنا تھا آپ پیغمبر
بسایا شہر تھا صیہوں جمع کی تھی بہت دولت
بنائے تھے مکاں رہنے کو اپنے خوشتر و بہتر
بسر کرتا تھا اپنی زندگی وہ مثلِ شہزادہ
کیا کرتا تھا اپنے زعم میں باتیں بہت بڑھ کر
جب آئے دن قریب اس کے تو حد سے بڑھ گیا ظالم
سمجھ لو موت ہے آئی اگر چیونٹی کے نکلیں پر
بہت کچھ اس کو مہلت دی نہ باز آیا مگر بدخو
تو آئی جوش میں یکبارگی پھر غیرتِ داور
سزا کرتوت کی اپنے وہ پھر پانے لگا موذی
خدا پکڑے کسی کو گر تو پھر جائے کہاں بچ کر
بھری کیا ذلت و خواری ہوئی فالج کی بیماری
نہ دولت کام کچھ آئی اچھلتا تھا بہت جس پر
تو کہتا تھا نبی ہوں میں تو کہتا تھا میں ہوں مرسل
وہ سب منصوبہ بازی تھی تھری اب تھوک ہے منہ پر
امام وقت کے ہو کر مقابل ذلتیں دیکھیں
ہوئی کیا خانہ ویرانی پھری جورو مَری دختر
یہ دیکھا منکرو تم نے کہ ڈوئی ہو گیا غارت
ہوا کیا کیا زمانہ میں ذلیل و خوار اور ابتر

نعمت اللہ خان مضطر

(اخبار بدر 16 جلد 6)

وہ غیر متغیر ہے

"خدا وہ ذات ہے جو اپنی تمام صفات میں کامل ہے اور ازل سے ایک ہی رنگ اور ایک ہی طریق پر چلا آتا ہے۔ نہ اس میں حدوث ہے نہ وہ پیدا ہوتا ہے نہ مرتا ہے اور کوئی پیدا ہونے والا اور مرنے والا بجز عبودیت کے کوئی ایسا تعلق اس سے نہیں رکھتا جسے کہا جائے کہ وہ اس کی خدائی کا حصہ دار ہے بلکہ ایسا خیال کرنا اس ذات کے انکار سے بھی بدتر اور انسان کی تمام بدکاریوں سے بڑھ کر ایک سخت درجہ کا برا خیال ہے۔ یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کے مقبول بندوں میں سے سب سے زیادہ مرتبہ پر وہ لوگ ہیں جن کا نام نبی یا رسول ہے۔ بے شک وہ خدا تعالیٰ کے پیارے ہیں۔ مقبول ہیں نہایت درجہ کے عزت دار ہیں۔ اسی میں کھوئے گئے اور اسی کا روپ بن گئے اور خدا تعالیٰ کا جلال ان میں ظاہر ہوا۔ اور خدا ان میں اور وہ خدا میں مگر تاہم ان میں سے ہم حقیقتاً نہ کسی کو خدا کہہ سکتے ہیں اور نہ خدا کا بیٹا"

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 ص 379)

مولانا محمد صدیق صاحب ایم اے۔ سابق انچارج خلافت لائبریری

قسط اول

سرزمین ربوہ - چند یادیں

ارشاد خداوندی ہے کہ اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرو۔ اس ارشاد کی تعمیل میں تحدیث نعمت کے طور پر چند یادداشتیں زیر قلم ہیں۔

خاکسار نے حضرت المصلح الموعود کی تحریک پر اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر رکھی تھی 1938ء جون کے ابتدائی ایام میں حضور نے میرا وقف قبول فرمایا اور جون 1938ء کے اوائل میں واقفین میں شامل ہو کر حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مزید دینی تعلیم میں تخصص کے لئے قادیان سے باہر دہلی' اور لاہور میں حدیث منطق و فلسفہ میں تخصص کیا یہ سلسلہ اوائل 1947ء تک جاری رہا۔ انہی ایام میں پاکستان کے قیام اور تقسیم ہند کی تحریک زوروں پر تھی۔ جداگانہ انتخاب کے فیصلہ پر مسلمان ووٹروں کی تعداد میں اضافہ کے لئے تمام بالغ ان پڑھ مردوں اور خواتین کو دستخط سکھانے کی مہم شروع ہوئی اس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی نگرانی میں دن رات خدمت کا موقعہ ملا بلکہ انتخابات کے دوران حضرت مولانا عبدالمغنی خان صاحب کی معیت میں سری گوبند پور کے مرکز پر شب و روز کام کی توفیق پائی اور مسلم لیگ کے امیدوار کو کامیابی ہوئی۔ یہ سارا کام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی زیر نگرانی ہوتا رہا۔ اور پھر حفاظت مرکز کے سلسلہ میں بھی آپ ہی کی نگرانی میں خدمت کا موقع ملتا رہا۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

قادیان سے ہجرت

قادیان کے ہندوستان میں شمولیت کے غیر متوقع اعلان پر سیدنا حضرت المصلح الموعود نے خواتین مبارکہ حضرت اماں جان وغیرہ کے قافلہ میں خاکسار کو بھی شامل فرما دیا۔ اس قافلہ میں خواتین مبارکہ کے علاوہ حضرت نواب عبداللہ خان صاحب' محترم چوہدری عبدالباری صاحب بی۔اے۔ محترم ملک سیف الرحمان صاحب محترم مولانا نورالحق صاحب اور خاکسار شامل تھے۔

مورخہ 25۔ اگست 1947ء کی صبح یہ قافلہ قادیان سے روانہ ہو کر اسی روز عصر کی نماز کے قریب لاہور پہنچا۔ اور محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور کے مکان واقع 13 ٹمپل روڈ پر اترے اور وہاں جماعت احمدیہ لاہور نے تارکین وطن ہندوؤں کے مکانات میں سے جو مکانات مہاجرین کے لئے گورنمنٹ سے منظور کروائے تھے جن میں رتن باغ' جودھامل بلڈنگ اور جسونت بلڈنگ اور ساتھ ہی نامکمل عمارت سیمنٹ بلڈنگ شامل تھیں۔ رتن باغ میں خواتین مبارکہ اور دیگر افراد خاندان کی رہائش ہوئی اور لنگر خانہ قائم ہوا اور جودھامل بلڈنگ میں سلسلہ کے دفاتر اور کارکنان کے لئے جگہ متعین تھی خاکسار کو بھی جودھامل بلڈنگ کے ایک فلیٹ کا حصہ ملا تھا۔

حضرت المصلح الموعود کی ہجرت

ریڈکلف ایوارڈ کے تحت صوبہ پنجاب کے مسلمان اکثریت والے ضلع گورداسپور کے مشرقی پنجاب میں شامل ہونے کے باعث ہندوؤں اور سکھوں نے مسلمانوں کی قتل و غارت شروع کر دی۔ قادیان کی نواحی بستیوں میں مسلمانوں پر انتہائی ظلم ہوا لوٹ مار قتل و غارت اور جلاؤ گھیراؤ اور مستورات کی عصمت دری کا طوفان برپا ہو گیا۔ ایسے حالات میں حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا الہام "داغ ہجرت" پورا ہوا۔ ان حالات میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے رفقائے حضرت اقدس سے مشورہ کے بعد 31۔ اگست 1947ء کو قادیان سے ہجرت کے سلسلہ میں پاکستان کے لئے رخت سفر باندھا۔ حضور کے حرم سیدہ مریم صدیقہ ام متین صاحبہ اور صاحبزادی منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کو حضور کی معیت اس سفر میں حاصل ہوئی۔ حضور انور 31۔ اگست 1947ء ایک بجے دوپہر کے قریب احمدیہ چوک قادیان سے محترم کیپٹن عطاء اللہ خان آف دوالمیال ضلع جہلم کے ساتھ روانہ ہوئے اور راستہ میں کوٹھی دارالسلام حضرت نواب محمد علی خان صاحب میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب مرزا منور احمد صاحب خان عباس احمد صاحب اور خاندان کے دیگر افراد جو الوداع کے لئے آئے ہوئے تھے سے دعا کے بعد جدا ہو کر ساڑھے چار بجے شام کے قریب محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور کے مکان 13۔ ٹمپل روڈ پر بعافیت پہنچے اور اس طرح حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ کی 86-1885ء کی ایک خواب پوری ہوئی۔ بعد ازاں حضور نے رتن باغ نزد میو ہسپتال لاہور میں رہائش اختیار فرمائی اور ربوہ میں کچے مکانات کی تعمیر تک وہاں ہی قیام رہا۔

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا قیام

قادیان کے ہندوستان میں شامل ہونے سے جماعت احمدیہ کی اشاعت وہاں سے ناممکن تھی کیونکہ اکثریت ہجرت کر چکی تھی لہذا حضور نے سب سے پہلا یہ کام کیا کہ پاکستان میں صدر انجمن احمدیہ قائم کی اور مختلف شعبہ جات کے لئے عہدیداران نامزد فرمائے۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے ابتدائی ممبران میں خاکسار کو بھی حضور انور نے نامزد فرمایا۔

صدر انجمن احمدیہ کے روزانہ اجلاس حضور کی صدارت میں ہوتے اور ممبران سے کام کی رپورٹ لی جاتی اور آئندہ کے لئے ہدایات جاری ہوتیں۔ صدر انجمن احمدیہ کے ان اجلاسوں کی کارروائی نوٹ کرنے اور متعلقہ افسران تک پہنچانے کے لئے خاکسار کو نامزد فرمایا۔ چنانچہ کافی عرصہ تک یہ خدمت خاکسار کے ذمہ ہی رہی اور اس کی بجا آوری کی توفیق پائی۔ ان ایام میں حضرت نواب عبداللہ خان صاحب بطور ناظر اعلیٰ خدمات بجالاتے رہے اور مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے بطور ناظر امور عامہ و خارجہ سلسلہ کی خدمت میں شب و روز مصروف رہتے.........

پاکستان میں مرکز کے لئے جگہ کی تلاش

روحانی جماعتیں اور مرکز لازم و ملزوم ہیں۔ لہذا جماعت کے لئے نئے مرکز کے لئے مناسب جگہ کی تلاش شروع ہوئی اور موزوں جگہ کے حصول کے لئے مختلف اضلاع شیخوپورہ' سیالکوٹ راولپنڈی میں کوشش جاری رہی۔ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ ان دنوں سرگودھا میں سیشن جج کے عہدہ پر فائز تھے۔ انہیں حضور نے بذریعہ تار لاہور بلوایا جنہوں نے 25 ستمبر 1947ء کو پیش ہو کر مختلف جگہوں کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کی جس میں ربوہ کی موجودہ جگہ بھی شامل تھی۔ حضور انور نے چوہدری عزیز احمد صاحب کو مناسب جگہ کی تلاش کا ارشاد فرمایا انہوں نے اپنے عزیز کیپٹن ملک عطاء اللہ خان کی معیت میں مختلف مقامات کا چکر لگایا اور چنیوٹ اور سرگودھا کے درمیان چناب کے غربی جانب موجودہ جگہ پر دونوں نے اتفاق کیا اور حضور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی چنانچہ حضور نے خود موقع ملاحظہ فرمایا اور منظور کرتے ہوئے فرمایا۔

"یہ وہی زمین کا ٹکڑا ہے جو رؤیا میں مجھے دکھایا گیا تھا۔"

چنانچہ اس زمین کے حصول کے لئے کوششیں شروع ہوئیں اس زمین کے حصول کے سلسلہ میں حضرت نواب محمد دین صاحب کا بہت دخل تھا۔ بالآخر مختلف مراحل سے گزر کر یہ زمین برقبہ ایک ہزار چونتیس ایکڑ جماعت کو مل سکی جبکہ اس وقت حکومت کی طرف سے منادی اور اشتہارات کی اشاعت کے باوجود کوئی فرد یا جماعت اسے خریدنے کے لئے تیار نہ ہوئی۔ سرکاری کاغذات میں یہ رقبہ چک ڈھگیاں بے چراغ کے الفاظ میں درج تھا۔ اس ویرانے میں کئی مقامات پر پرانی قبریں بھی پائی گئیں۔ اور مٹی کے برتنوں کی ٹھیکریاں وغیرہ بھی۔

ربوہ کا نام رکھا گیا

مرکز کے لئے موزوں رقبہ کے حصول کے بعد اس کو جلد تر آباد کرنے کے لئے شب و روز کام ہوتا رہا۔ نئے مرکز میں رہائش رکھنے والے احباب جماعت کو زمین کے خریدنے کے لئے اخبار میں اعلان ہوا خوش نصیب لوگوں نے جلد جلد اپنے لئے قطعات اراضی ریزرو کروائے پھر ٹاؤن پلانر سے شہر کے نقشہ کی منظوری کے مراحل طے ہوئے جس میں کافی روکیں پیدا ہوئیں لیکن حضور انور کی دعاؤں اور توجہ کی بدولت سب مراحل بخیرو خوبی انجام پذیر ہوئے اور نئے مرکز کی جلد آبادکاری کے سلسلہ میں مختلف تجاویز ہوئیں۔

نئے مرکز کا نام رکھنے کے لئے بھی صدر انجمن احمدیہ کے اجلاس میں معاملہ پیش ہوا چونکہ اس رقبہ کے ایک طرف دریائے چناب بہہ رہا ہے اور شمالی جانب پہاڑیوں کا سلسلہ ہے۔ اس لئے خاکسار کے ذہن میں "ربوہ" نام آیا لیکن مجلس میں اپنے سے بڑے علماء اور بزرگوں کی موجودگی میں اس کو ظاہر نہ کیا کیونکہ یہی ادب ہے۔ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے "ربوہ" نام تجویز کیا جو بالاتفاق منظور ہو گیا۔

اور اس کی آبادی کے لئے فوری طور پر کام شروع ہو گیا اس میں آباد ہونے والوں میں زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والوں خصوصاً دھوبی حجام' لوہار' ترکھان' معمار' پاپوش ساز درزی وغیرہ پیشہ وروں کی آبادی کے لئے تحریک شروع ہو گئی۔

افتتاح ربوہ

آخر وہ دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپہنچا کہ حضرت المصلح الموعود نے اس کے افتتاح کے لئے تاریخ مقرر فرما دی اور اس کے لئے ضروری انتظامات سے متعلق ہدایات جاری فرما دیں۔ اس ضمن میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید انجمن احمدیہ کے افسران کے مشترکہ اجلاس میں مختلف انتظامات کے لئے ڈیوٹیاں لگائی گئیں جس کو حضور کی منظوری حاصل تھی چنانچہ افتتاح کی تقریب پر کھلے آسمان کے نیچے شامیانے اور خیمے نصب کروانے کی خدمت مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر اور خاکسار راقم الحروف کے حصہ میں آئی۔ بھاٹی گیٹ لاہور کے باہر سامنے "ولد و محمد الدین" نامی فرم سے خیموں' شامیانوں اور چھولداریوں وغیرہ کا انتظام کیا اور ٹرک میں لدوا کر 19۔ ستمبر 1948ء کو لاہور سے ربوہ کے لئے روانہ ہوئے۔ موسم برسات کی لگاتار بارشوں کے باعث شیخوپورہ والا راستہ بند تھا لہذا براستہ لائل پور چنیوٹ پہنچے اور وہاں سے مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول جو چنیوٹ میں تھا کی خدمت میں دو طالب علم مع لالٹین ربوہ بھجوانے کی درخواست کے بعد سرزمین ربوہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جب ہم دریائے چناب کے پل پر پہنچے تو اس وقت سورج غروب ہو رہا تھا اور ماحول بھی عجیب ہی محسوس ہو رہا تھا ایک جانب پہاڑیاں اور دوسری جانب وسیع بنجر اور ویران علاقہ چونکہ صحیح جائے نزول کا بھی علم نہ تھا اس لئے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے ٹرک آگے بڑھایا اور

اندازاً ربوہ کے عین وسط میں ڈیرہ ڈال دیا۔

موضع احمد نگر جہاں ہمارا مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ تھا قریباً دو تین میل کے فاصلہ پر تھا وہاں پیغام بھجوایا گیا۔ وہاں سے طلبہ کے آنے تک ہم نے مزدوروں سے جو ٹرک کے ساتھ آئے تھے ٹرک خالی کروالیا تھا اور اپنی رہائش کے لئے ایک چھولداری خود ہی نصب کرلی اور اگلی صبح کے پروگرام کی تکمیل کے لئے پوری سکیم بنالی تاکہ کام جلد سے جلد مکمل ہو سکے۔ رات گئے احمد نگر سے مزید طلبہ آگئے اور کچھ رونق کا سامان ہو گیا۔

اس تاریک رات میں ایک طرف تو جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کی رونقیں یاد آرہی تھیں اور دلوں کو محزون کر رہی تھیں۔ لیکن دوسری طرف نئے مرکز سلسلہ کی آبادی جو "جنگل میں منگل" کو پورا کرنے والی ہوگی اور ساتھ ہی موجودہ ویران زمین ذہن میں آرہی تھی گویا کہ وہ عجیب رات تھی جو ہم نے اس احساس کے ساتھ گزاری کہ خدا تعالیٰ کس قدر قوتوں والا ہے کہ اس نے ایک وادی غیرذرع کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نئے مرکز کے لئے منتخب کروایا ہے وہ خود ہی اس کی آبادی کا ذمہ دار ہوگا اور اس ویرانے کو گل و گلزار بنادے گا۔

اگلی صبح کو شامیانے اور خیمے نصب کروانے شروع کئے لاہور سے اس کام کے لئے کارکنان پر مشتمل دوسرا قافلہ بھی چنیوٹ سے ہوتا ہوا پہنچ گیا۔ اس طرح حضور انور کی تشریف آوری سے قبل مناسب مقامات پر شامیانے اور خیمے نصب ہو چکے تھے جس کی قدرے تفصیل محترم عبدالسلام صاحب اختر ایم۔اے مرحوم کے قلم سے الفضل اور تاریخ احمدیت جلد 12 میں شائع ہو چکی ہے۔

حضور انور کی تشریف آوری اور افتتاح

حضور انور 20۔ ستمبر 1948ء کو لاہور سے صبح نو بج کر بیس منٹ پر ربوہ کے لئے مع چند احباب روانہ ہوئے اور شیخوپورہ روڈ بوجہ برسات بند ہونے کے براستہ لائل پور (فیصل آباد) سفر کیا اور ایک بج کر بیس منٹ پر ربوہ کی زمین پر ورود مسعود ہوا لاہور سے پریس کے نمائندگان بھی پہنچ گئے تھے۔ حضور کی آمد سے قبل چنیوٹ، احمد نگر، لالیاں کے علاوہ سرگودھا، لاہور، قصور، سیالکوٹ، لائل پور، گجرات، گوجرانوالہ، جہلم اور بعض دوسرے اضلاع کے احمدی احباب بھی اس بابرکت تقریب میں شمولیت کے لئے پہنچ چکے تھے حضور کی آمد پر حاضر احباب نے نعرہ ہائے تکبیر سے حضور کا استقبال کیا جس سے فضا گونج اٹھی۔ اس وقت شامل ہونے والوں کی جذباتی حالت کو بیان کرنے کی سکت نہیں خوشی و غمی کے جذبات کا سب پر غلبہ تھا۔

ربوہ میں پہلی نماز باجماعت

سب سے پہلے حضور نے نماز ظہر اس شامیانے کے نیچے پڑھائی جو اس غرض کے لئے نصب کیا گیا تھا یہ وہی جگہ ہے جو اس وقت فضل عمر ہسپتال میں "بیت یادگار" کے نام پر موجود ہے۔ اس جگہ کے نشانات اسی وقت مکرم بابو فضل دین صاحب اوورسیر مرحوم نے لکڑی کی کیلیاں لگا کر محفوظ کر لئے تھے۔ نماز ظہر قریباً ڈیڑھ بجے شروع ہوئی جس میں اڑھائی سو کے قریب احمدی احباب مقتدی تھے یہ پہلی نماز باجماعت تھی جو اس سرزمین پر ادا ہوئی۔

نماز ظہر سے فراغت کے بعد افتتاح ربوہ کی تقریب کا آغاز ہوا حضور نے اس موقع پر خطاب فرماتے ہوئے انہی دعاؤں کو باآواز بلند دہرایا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رب جلیل کے حضور کی تھیں اور فرمایا کہ میں نے یہ دعائیں اس لئے کی ہیں کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے بیٹے کو پیش کرنے کی سعادت عطا ہوئی اس طرح اس شہر میں رہنے والوں کو بھی توفیق ملتی رہے کہ اشاعت دین حق کی خاطر اپنے بیٹے قربانی کے لئے پیش کرتے رہیں۔

اجتماعی دعا اور قربانی

اس خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کی اور پھر حضور اندازاً ربوہ کی زمین کے وسط میں تشریف لے گئے اور اپنے ہاتھ سے قربانی کا ایک بکرا ذبح کیا اور چار بکرے مزید ربوہ کی سرزمین کے چاروں کونوں میں ذبح کرنے کا ارشاد فرمایا۔ ایک بکرا خاکسار کو ذبح کرنے کی سعادت نصیب ہوئی جو کہ محترم ملک عمر علی صاحب کھوکھر مرحوم کی کوٹھی دارالصدر شمالی کے قریب ایک پہاڑی ٹیکری کے قریب ذبح کیا گیا۔ مکرم بشارت احمد صاحب قصاب بکرا پکڑ کر میرے ساتھ لے گئے تھے اور ذبح میں نے اپنے ہاتھ سے کیا تھا۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

باقی تین بکرے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد، حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی والد محترم مولوی عبدالرحمان صاحب انور اور چوہدری برکت علی خان صاحب وکیل المال تحریک جدید نے الگ الگ کونوں پر لے جا کر ذبح کئے۔

مرکز ربوہ میں پہلا پھل

قربانیوں کے بعد ایک ترک نوجوان محمد افضل نے حضور انور کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل کیا اور ربوہ کا پہلا پھل شمار ہوئے۔

نماز عصر

افتتاح کی تقریب کے آخر پر حضور نے عصر کی نماز اسی مقام پر باجماعت پڑھائی جہاں ظہر کی نماز ادا فرمائی تھی اس موقع پر بہت سی مستورات اور دیگر احباب بھی شریک ہوئے۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کی تیار کردہ فہرست کے مطابق مستورات کی تعداد کے علاوہ مردوں کی تعداد چھ صد سے زائد تھی جن کی فہرست تاریخ احمدیت جلد 12 میں شامل ہے۔

جماعت احمدیہ چنیوٹ کی طرف سے دعوت طعام

نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد جماعت احمدیہ چنیوٹ کی طرف سے دعوت طعام میں حضور نے شرکت فرمائی اور چار بج کر چالیس منٹ پر لاہور کے لئے واپس تشریف لے گئے اس طرح اس نئے مرکز احمدیت کی افتتاحی تقریب جو بفضلہ تعالیٰ بے شمار رحمتوں اور برکتوں کا موجب تھی بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ پریس کے نمائندگان نے اس کارروائی کو اپنے اپنے اخبارات میں نمایاں جگہ دی۔

دفاتر کا قیام

دوسرے دن صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور تحریک جدید کے دفاتر کا کام انہی چھولداریوں میں شروع ہو گیا۔ زمین کے کنٹور وغیرہ کے کام کی ابتداء مکرم عبدالقادر صاحب اوورسیر ابن استاذی المکرم حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب حلالپوری والد مولانا محمد احمد جلیل صاحب نے کی۔ جو راہ گیر وہاں سے گزرتے وہ اس کارروائی کو دیکھ دیکھ کر دنگ رہ جاتے کہ اس بے آب و گیاہ اور ویرانہ میں یہ لوگ کس طرح رہائش پذیر ہوں گے جبکہ بنیادی انسانی ضرورت پانی کا بھی یہاں نام و نشان نہ تھا۔ صرف ایک نلکا دارالفضل میں واقع موجودہ محصول چنگی کے قریب تھا جو اہل چنیوٹ کی طرف سے کسی وقت لگایا گیا تھا۔ یا پھر جانب شمال پہاڑیوں کے عقب میں واقع دہ کوٹ امیر شاہ میں کنواں تھا اور دوسری جانب جنوب میں موضع کچی میں کنواں تھا ان ہر دو مقامات سے پینے کا پانی لایا جاتا کئی مقامات پر نلکے لگانے کے لئے بور کروایا گیا لیکن پانی نہ مل سکا۔ جس پر قریشی فضل حق صاحب والد پروفیسر قریشی سراج الحق صاحب ایم۔اے اور قریشی عبدالغنی صاحب والد پروفیسر قریشی عبدالجلیل صاحب ایم۔اے ربوہ نے حضور کی خدمت میں رپورٹ کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور انور کی زبان پر یہ الہامی شعر جاری ہوا۔

جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب
پاؤں کے نیچے سے مرے پانی بہا دیا

چنانچہ موجودہ نصرت گرلز ہائی سکول کے کونے پر بور ہوا اور کافی پانی مل گیا۔ اگرچہ وہ ابتداء میں پینے کے لئے زیادہ قابل نہ تھا۔

سانپ اور بچھو

جیسا کہ محترم عبدالسلام اختر صاحب نے اپنے مضمون بعنوان ربوہ میں پہلی رات مندرجہ الفضل میں بیان کیا ہے ربوہ اور ملحقہ پہاڑیوں میں جنگلی جانوروں بھیڑیوں وغیرہ نے پہاڑی غاروں میں اپنی جگہیں بنائی ہوئی تھیں۔ اسی واسطے اس علاقے کے ماحول میں بسنے والے لوگ سر شام باہر نہیں نکلتے تھے اسی طرح سانپوں کی مختلف زہریلی اور خطرناک اقسام کی بھرمار تھی۔ چنانچہ میں اگلے دن علی الصبح لوٹا لے کر پہاڑی کے قریب پہنچا تو راستہ میں کوئی چیز زور سے میرے بوٹ پر ٹکرا کر دور جا پڑی رات چاندنی تھی میں نے آگے بڑھ کر دیکھا تو انتہائی خطرناک اور زہریلا سانپ جلیبی کی طرح بیٹھا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے تصرف سے اور خاص فضل سے ہر قسم کے گزند سے محفوظ رکھا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

جب ربوہ میں کچے کوارٹروں میں رہائش ہوئی تو اس دوران بھی بچھوؤں اور سانپوں کی بھرمار رہی لیکن اللہ تعالیٰ نے ربوہ کے مکینوں کی عام طور پر حفاظت فرمائی اور ان کے ضرر سے (الا ماشاء اللہ) محفوظ رکھا۔

تعمیر ربوہ

خاکسار تو افتتاح کے دوسرے تیسرے دن لاہور جا کر اپنے مفوضہ فرائض کی ادائیگی میں مصروف رہا حتیٰ کہ دسمبر 48ء کے آخری عشرہ میں فرقان بٹالین میں محاذ پر کشمیر ڈیوٹی کے لئے چلا گیا جہاں جون 1950ء تک رہا۔

ربوہ کی جلد تعمیر اور آبادکاری کی طرف حضور انور کی خاص توجہ تھی شروع میں دفاتر اور کارکنان کی رہائش کے لئے کچے کوارٹر تعمیر ہوئے۔ بیت الذکر بھی کچی اینٹوں سے اور دفاتر بھی حتیٰ کہ حضور کا اپنا مکان بھی شروع میں کچا ہی تھا اور حضرت اماں جان کی رہائش بھی ایک کچے کوٹھے میں تھی جہاں اب اس کی یاد میں چوک بنام یادگار قائم ہے۔ کچی اینٹیں خود تیار کروائی جاتی تھیں۔ بعد میں صدر انجمن احمدیہ نے پختہ اینٹوں کے لئے بھٹہ قائم کر دیا جس کا انتظام بعد میں خاکسار کے بڑے بھائی چوہدری غلام رسول صاحب ٹھیکیدار جن کا قادیان میں بھی اپنا بھٹہ تھا کے سپرد ہوا۔ پہلا بھٹہ فیکٹری ایریا سے ملحق موجودہ مذبح خانہ کے قریب واقع تھا۔ بعد ازاں دوسرا ذاتی بھٹہ مولوی عبداللطیف صاحب لون نے موضع بھنیاں کے قریب بنایا اس طرح دونوں بھٹوں سے سلسلہ کی ضروریات کے علاوہ عوام کو بھی باآسانی اینٹیں مہیا ہونا شروع ہو گئیں۔ سکول و کالج تعمیر ہوئے اور ذاتی مکانات بھی بننے شروع ہو گئے۔

جاری ہے

یہ حال ہو گیا ہے رہِ عشق میں کہ اب
ہر ایک ہی سمجھتا ہے آشفتہ سر مجھے
کیا پوچھتے ہو مجھ سے محبت کی روئیداد
تڑپا گئی ہے آپ کی ترچھی نظر مجھے
تجھ سے ہی دل بہلتا ہے آٹھوں پہر مرا
تنہا نہ چھوڑ ہجر میں درد جگر مجھے
(بہار جاوداں)

یو-ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب

جلدی امراض اور ان کا علاج

جلد کو صحت مند حالت میں رکھنا بہت ضروری ہے

قدرت نے انسانی جسم کی حیرت انگیز خوبیوں والی مضبوط فصیل جلد کی صورت میں عطا کی ہے۔ جلد ہمارے جسم کو متناسب رکھتی ہے اور ہماری خوبصورتی کا باعث ہے۔ یہ ہمارے جسم کو ہمارے ماحول سے علیحدہ کرتی ہے' ہماری ہڈیوں' گوشت پوست اور خون وغیرہ کو متناسب شکل میں رکھتی ہے اور بیرونی نقصان دہ عناصر سے تحفظ فراہم کرتی ہے اور انہیں ہمارے جسم میں داخل ہونے سے روکتی ہے۔ یہ مختلف کیمیائی مادوں اور جراثیم کے خلاف پہلا دفاع ہے جبکہ یہ سورج کی نقصان دہ شعاعوں کے خلاف بھی ہمارے جسم کو محفوظ رکھتی ہے۔ جلد ہمارے جسم کا سب سے بڑا عضو ہے۔ اس کا وزن ڈھائی سے چار کلوگرام تک ہوتا ہے۔ یہ تقریباً دو میٹر جگہ گھیرتی ہے۔ سب سے بڑا عضو ہونے کی وجہ سے جلد کو ہمارے دماغ میں بھی سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ جلد کی موٹائی تین سے آٹھ ملی میٹر تک ہوتی ہے۔ سب سے پتلی جلد پلکوں کی ہوتی ہے جبکہ سب سے موٹی جلد کمر کی ہوتی ہے۔ ایک مربع سنٹی میٹر جلد میں تقریباً دو لاکھ خلیات ہوتے ہیں' جو اپنی صفائی اور مرمت کا کام خود انجام دیتے ہیں۔ جلد کی اوپری سطح مہینے میں ایک بار مکمل طور پر تبدیل ہو جاتی ہے اور ہر روز تقریباً ایک کلوگرام جلد ہمارے جسم کے اندرونی ماحول کو قائم رکھتی ہے اور ہمارے جسم میں پانی اور کیمیائی مادوں کا تناسب برقرار رکھتی ہے۔ ہمارے جسم کا درجہ حرارت ایک مقررہ سطح پر برقرار رکھنے کا اہم کام سرانجام دیتی ہے۔ پسینے کے اخراج اور خون کی نالیوں کے حجم میں کمی بیشی سے یہ ہمارے جسم کو موسم کے مطابق ٹھنڈا یا گرم رکھتی ہے۔ جلد کی وجہ سے ہی ہم کسی چیز کو محسوس کرسکتے ہیں۔ ہمارے ناخن اور بال بھی جلد کی حفاظت کرتے ہیں اور خوبصورتی بڑھانے کا موجب ہیں۔ ہم اپنے مختلف قسم کے جذبات و احساسات یعنی خوشی' رنج' شرمندگی وغیرہ کا اظہار بھی جلد ہی سے کرتے ہیں۔ ہماری عمر کے مطابق جلد میں مختلف قسم کے وٹامنز (حیاتیات) ہارمونز رطوبتیں بنانے کی حیرت انگیز صلاحیت موجود ہے جبکہ یہ کئی قسم کے ضروری مادوں کو ذخیرہ رکھنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہے' چونکہ ہماری جلد مختلف اندرونی اور بیرونی مضر اثرات کا مقابلہ کرتی ہے' اس لئے تمام جسم کی صحت کے لئے ضروری ہے کہ اس کو صحت مند اور اچھی حالت میں رکھا جائے' لیکن موسمی اثرات' آلودگی' کاسمیٹکس کا استعمال اور کھانا بروقت نہ کھانے کی وجہ سے بہت لوگ جلدی امراض میں مبتلا ہیں اور ہو رہے ہیں۔

"خبریں" نے مذکورہ بالا بیماریوں کے پیدا ہونے' ان کی علامات اور ان سے بچاؤ کی تدابیر کے بارے میں معروف جلد کے ماہر ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع کو لبرٹی فورم میں مدعو کیا۔

ڈاکٹر سمیع نے 1982ء میں ایم بی بی ایس مکمل کیا وہ علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور کے پڑھے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد سکن (SKIN) میں سپشلائز کرنے کے لئے وہ انگلینڈ چلے گئے۔ ایک سال انگلینڈ میں تربیت کے بعد انہوں نے تھائی لینڈ سے ڈپلومہ کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے کاسمیٹک سرجری میں کئی کورسز کئے اور سائیکو سیکشوول ادویات پر بھی ریسرچ کی۔ 20 تحقیقی مقالہ جات بھی میڈیکل جرنلز میں شائع ہو چکے ہیں اور آج کل سروسز ہسپتال میں کام کر رہے ہیں۔

"خبریں" نے انہیں لبرٹی فورم میں مدعو کیا تو اس میں لاہور اور بیرون لاہور سے تعلق رکھنے والے مرد اور خواتین نے براہ راست اور ٹیلیفون کے ذریعے بیماریوں اور ان کے علاج کے بارے میں پوچھا' جنہیں ڈاکٹر سمیع نے مفید مشورے اور ادویات تجویز کیں۔ لوگوں کی بڑی تعداد نے زیادہ تر جن بیماریوں کے بارے میں پوچھا ان میں چہرے پر دانے' کیل مہاسے' خارش' دھدر' چنبل' پھلبہری' بالچر' بالوں کا گرنا' گنجا پن' خشکی اور جلد پر موسمی اثرات شامل ہیں۔

شاہدرہ کے رہائشی اعجاز نے اپنے چہرے پر سرخ دانوں کے علاج کے بارے میں پوچھا اور علاج دریافت کیا' جس پر ڈاکٹر سمیع نے بتایا کہ انسانی جسم میں جب چکنائی پیدا کرنے والے غدود زیادہ کام کرنا شروع کر دیں تو اس قسم کی شکایات پیدا ہوتی ہیں۔ اس مرض کو دور کرنے کے لئے چہرے کی صفائی' مناسب غذا اور بہتر ادویات کا استعمال مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

ایم اے کے طالب علم عبدالباسط نے اپنے چہرے اور بازوؤں کی رنگت تبدیل ہو کر کالی ہو جانے کے بارے میں پوچھا۔ اس کے بارے میں ڈاکٹر صاحب نے ان سے چند سوالات کئے' جس سے یہ معلوم ہوا کہ انہیں یرقان کی شکایت تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ یرقان کے بعد اور یرقان کے دوران جگر ٹھیک طور پر کام نہیں کرتا' جس سے اکثر اس قسم کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ اس کے علاج کے لئے ڈاکٹر صاحب نے انہیں چند ٹیسٹ تجویز کئے اور ادویات بھی استعمال کرنے کو کہا۔

چنبل کے ایک مریض قیصر نے اس مرض کے بارے میں پوچھا تو ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ یہ مرض موروثی اور پریشانیوں کے باعث پیدا ہوتا ہے۔ یہ قابل علاج ہے اور اسے کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔

مال روڈ کے شہزاد نامی ایک شخص نے ٹیلی فون پر ڈاکٹر صاحب سے پوچھا کہ آنکھوں کے نیچے حلقے پڑ جانے کی کیا وجہ ہے۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ آنکھوں کی کمزوری' زیادہ ٹی وی دیکھنا' بر وقت کھانا نہ کھانا' وقت پر نہ سونا' آلودگی اور پریشانیوں کے علاوہ یہ موروثی بھی ہو سکتے ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ دھوپ میں عینک پہنیں' آلودگی سے بچنے کی پوری کوشش کریں' مناسب سوئیں اور وقت پر کھانا کھائیں اور ٹی وی زیادہ اور نزدیک سے نہ دیکھیں۔

سمن آباد کے ایک رہائشی جمشید نے فون کے ذریعے ڈاکٹر صاحب سے جسم کے مختلف حصوں سے پیدا ہونے والی بدبو کے بارے میں پوچھا۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے تجویز کیا کہ جسم کی صفائی کا خاص خیال رکھیں' دن میں کم از کم دو مرتبہ نہائیں۔ اس کے علاوہ ایلمونیم کا سلوشن استعمال کریں۔

شیخ خلیل نے سمن آباد سے فون کر کے پوچھا کہ ان کے بیٹے کے پاؤں کی انگلیوں میں شدید خارش کی شکایت ہے جس پر ڈاکٹر صاحب نے تجویز کیا کہ زیادہ دیر تک بوٹ اور جرابیں نہ پہنیں' پاؤں کو اچھی طرح دھو کر ٹشو سے صاف کریں اور کوشش کریں کہ چمڑے کا جوتا پہنیں مرض دور ہو جائے گا۔

فیصل ٹاؤن کی رہنے والی خاتون ناہید نے فون پر پوچھا کہ بالوں میں سکری بہت زیادہ ہے اور بال گرتے ہیں' جس پر ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ناریل کا تیل استعمال کریں سکری ختم ہو جائے گی' لیکن اگر اس کے باوجود خشکی ختم نہ ہو تو معالج سے رجوع کریں۔

راوی روڈ کے رہائشی محمد نواز نے فون کے ذریعہ ڈاکٹر سمیع سے اپنے چہرے پر بال چر ہونے کے بارے میں علاج دریافت کیا۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ یہ مرض موروثی ہونے کے علاوہ پریشانیوں سے پیدا ہوتا ہے۔ اس پر کلونجی کا تیل' اچار کا تیل یا کوئی ایسی چیز جو جلد میں سوزش پیدا کرے لگائیں۔ اگر مرض موروثی نہ ہوا تو ٹھیک ہو جائے گا۔

راولپنڈی سے تعلق رکھنے والے شہزاد نے پھلبہری کے علاج کے بارے میں پوچھا تو ڈاکٹر سمیع نے بتایا کہ اس بیماری میں رنگ بنانے والے خلئے اپنا کام چھوڑ دیتے ہیں اور لوگوں کا یہ تصور کہ مچھلی کے بعد دودھ پینے سے یا اچار کے ساتھ دہی کھانے سے پھلبہری ہو سکتی ہے' بالکل غلط ہے۔ وٹامن سی اور مختلف وٹامنز اس بیماری کو ٹھیک کرنے میں کافی حد تک مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ ویسے اس بیماری پر بہت ریسرچ ہو رہی ہے۔ اگر ٹھیک وقت پر دکھایا جائے تو یہ بیماری قابل علاج ہے۔ اگر یہ بیماری ہاتھ پاؤں پر بھی پھیل جائے تو اس کو ٹھیک ہونے میں بہت وقت لگتا ہے کیونکہ ہاتھ پر دوائی کا استعمال مشکل ہوتا ہے اور زیادہ کام کرنے کے باعث ان پر دوائی بہت دیر تک لگی نہیں رہ سکتی' جس کی وجہ سے ہاتھ پاؤں پر پھلبہری کافی عرصے میں ٹھیک ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ خبریں نے ڈاکٹر صاحب سے عام جلدی بیماریوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ کچھ ایسی بیماریاں ہیں' جو غریب لوگوں میں بہت عام ہیں' مثلاً خارش وغیرہ' اس کے علاوہ کچھ بیماریاں ایسی ہیں جو امیر لوگوں میں زیادہ دیکھی جاتی ہیں۔ مثلاً ایگزیما وغیرہ اور کچھ ایسی بیماریاں ہیں جو بچوں میں بہت عام ہیں اور جو صرف بچوں کے لئے ہی مخصوص ہیں' مثلاً خارش' بچوں کے جسم پر چھوٹے چھوٹے دانے۔ چند بیماریاں ایسی ہیں جو ٹین ایجرز میں نمایاں ہیں' مثلاً دانے یا کیل مہاسے چھائیاں۔ اب عمر میں میچورٹی یا بلوغت کا وقت بہت جلد آ جاتا ہے' اس لئے وہ غدود جو بلوغت کو لاتے ہیں یا شروع کرتے ہیں' وہ اب بہت جلدی کام کرنے لگ گئے ہیں' اس لئے ہمارے چہرے پر جو چکنائی والے غدود ہیں' وہ بہت تیز کام کرتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ عموماً جن کو دانے نکلتے ہیں' انکی جلد بہت چکنی ہوتی ہے۔ دانے اس لئے بھی نکلتے ہیں کہ کئی دفعہ چکنائی بنانے والے غدود ٹھیک طور پر کام نہیں کرتے جس کی وجہ سے جلد پر دانے' کیل مہاسے نکل آتے ہیں۔ جن لوگوں کو دانے نکلتے ہیں' ان میں سے تقریباً 90 سے 95 فیصد کی جلد بہت چکنی ہوتی ہے۔ خشک جلد والوں کو بہت کم دانے نکلتے ہیں۔

جلد کی بیماریوں میں کھانے کے پرہیز بھی ہوتے ہیں۔ چہرے پر جب دانے نکلتے ہوں تو اس دوران ایسی تمام غذائیں' جن میں چاکلیٹ شامل ہو' یا رنگ ملایا گیا ہو' مثلاً فاسٹ فوڈ اور کولا ڈرنک وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جن میں رنگ ملایا گیا ہوتا ہے' ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ہمارے لوگوں کو فارغ وقت میں صرف دو ہی کام ہیں یا تو کھاتے رہنا اور اپنے نظام ہضم سے کھیلنا' یا چہرے پر جو دانے نکل آتے ہیں' ان کو چھیڑنا اور چھیلتے رہنا۔ اس طرح دانوں کو چھیلنے سے چہرہ خراب ہوتا ہے اور زیادہ دانے نکلتے ہیں۔ اسی طرح غیر معیاری کاسمیٹک کے استعمال سے بھی جلد بہت خراب ہو جاتی ہے۔

جلد کا چکنا ہونا یا خشک ہونا موروثی بات ہے۔ اس کے لئے کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ پہلے بتایا ہے کہ چکنی جلد والوں کو بہت دانے نکلتے ہیں۔ اس کے لئے دوائی کے ذریعے یا خوراک کے ذریعے جلد کی چکنائی کو معمولی حد تک کنٹرول تو کیا جا سکتا ہے' مگر بالکل چکنائی ختم نہیں کی جا سکتی۔ جلد کی رنگت بھی موروثی ہوتی ہے۔ اکثر لوگ رنگ کو گورا کرنے کے لئے بہت سی کریمیں استعمال کرتے ہیں۔ ان سے وقتی فرق تو پڑتا ہے' مگر بعد میں اس کے بہت سے نقصان بھی ہوتے ہیں کیونکہ زیادہ تر رنگ گورا کرنے والی کریموں میں مرکری یا پارہ شامل ہے' جو زیادہ استعمال سے خون میں شامل ہو جاتا ہے اور یہ گردے کو انتہائی نقصان پہنچاتے ہیں اور گردوں کو فیل کرنے کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔

جلد کی چند بیماریاں ایسی ہیں جو غیر معیاری کاسمیٹکس کے استعمال سے بھی ہو سکتی ہیں۔ غیر معیاری کاسمیٹکس کے استعمال سے انفیکشن وغیرہ ہو سکتی ہے' جیسے کہ بلیچ کریم میں اگر امونیا کی مقدار زیادہ استعمال کر لی جائے تو جلد میں سوزش ہو جاتی ہے۔ خارش شروع ہو جاتی ہے' اس کے لئے بہترین علاج یہ ہے کہ اگر بلیچ کریم لگا کر تکلیف زیادہ ہو تو کریم کو فوراً اتار دیں اور ٹھنڈے پانی سے منہ کو اچھی طرح دھوئیں کیونکہ اگر اس قسم کی کریمیں زیادہ دیر تک لگائی جائیں تو مستقل قسم کی خارش ہو سکتی ہے۔ حساس جلد

والوں کو تھوڑے سے استعمال سے ہی شدید ترین تکلیف ہو سکتی ہے' اس لئے بلیچ کرتے وقت امونیا کی مقدار کم رکھنی چاہئے۔

اگر بالوں کا رنگ تبدیل کرنا ہو تو بہت احتیاط برتنی چاہئے کیونکہ بالوں کا رنگ تبدیل کرنے کے لئے بالوں کو سب سے پہلے بلیچ کیا جاتا ہے' جس کے لئے ہائیڈروجن پر اوکسائیڈ اور امونیا استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کے زیادہ استعمال سے بالوں کی اصلی ساخت کو نقصان پہنچتا ہے اور بالوں میں چمک اور زندگی نہیں رہتی کیونکہ بال اندر سے کھوکھلے ہو جاتے ہیں۔ اس کا کوئی مستقل علاج تو نہیں ہے کیونکہ اگر ڈائی کرتے ہوئے بال خراب ہو جائیں تو جب تک نیچے سے بال نہیں نکلیں گے تب تک اوپر والے بالوں کو ٹھیک نہیں کیا جا سکتا' اس لئے ڈائی یا بالوں کا رنگ تبدیل کراتے وقت نہ صرف احتیاط کرنی چاہئے بلکہ بار بار بالوں کا رنگ تبدیل بھی نہیں کروانا چاہئے اور پرم بھی کم کروانا چاہئے کیونکہ زیادہ کیمیکل والے لوشن لگنے سے بھی بال خراب ہو جاتے ہیں۔ عورتوں میں بھی اب بال گرنے کا عمل بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ عموماً بچے کی پیدائش کے بعد تقریباً چھ ماہ بعد تک بال بہت گرتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ جسم میں جو ہارمونل تبدیلیاں آرہی ہوتی ہیں' ان سے بالوں کے گرنے کا بہت گہرا تعلق ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر ماہواری میں کوئی تکلیف ہو تو بھی بال گرتے ہیں۔ اس کے بعد اکثر 45 سال کی عمر کے بعد عورتوں کے بال بہت گرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ 45 سال کی عمر کے بعد زنانہ ہارمون یعنی آسٹروجن کی کمی ہو جاتی ہے' جس کے نتیجے میں بہت بال گرتے ہیں۔

مردوں میں گنجاپن بہت بڑھ رہا ہے۔ اکثر مرد اینڈروجینٹک گنجاپن سے متاثر ہو کر گنجے پن کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اکثر مرد خشکی اور سکری کا شکار ہوتے ہیں' جس سے ان کے بال بہت تیزی سے گرتے ہیں۔ اس کے بچاؤ کے لئے بہترین علاج یہ ہے کہ آلودگی سے بچا جائے۔ خاص طور پر موٹر سائیکل چلانے والے مرد حضرات کو چاہئے کہ ہیلمٹ کا استعمال کریں کیونکہ گرد اور آلودگی کی وجہ سے بالوں کی خشکی میں اضافہ ہوتا ہے اور یہی خشکی بالوں کے گرنے کا باعث بنتی ہے۔

اکثر لوگوں کے بال بہت کم عمر میں ہی سفید ہو جاتے ہیں' اس کی وجہ ضروری ایمائنیو ایسڈز کی کمی ہوتی ہے۔ یہ تکلیف موروثی یا خاندانی بھی ہو سکتی ہے۔ اگر یہ تکلیف موروثی ہو تو اس کا علاج بہت ہی مشکل ہوتا ہے اور اگر یہ خاندانی تکلیف نہ ہو تو خوراک اور ادویات کے ذریعے سے اس کا علاج کیا جا سکتا ہے۔

جلد کی زیادہ تر بیماریاں سردیوں کے موسم میں بڑھ جاتی ہیں۔ مثلاً جلد کی خشکی' جلد کی خارش' سوزش' سرخی' چنبل وغیرہ' اس کی وجہ دھوپ کی کمی ہوتی ہے۔ سردیوں میں کمبل یا رضائی میں سونے سے بھی خارش ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی جلدی تکالیف سے بچاؤ کے لئے ضروری ہے کہ سردیوں میں بہت تیز گرم پانی سے نہ نہایا جائے۔ اس کے علاوہ بہت تیز صابن کا استعمال نہ کیا جائے۔ اونی کپڑا پہننے سے پہلے نیچے کوئی کاٹن کی قمیض وغیرہ ضرور پہنی جائے۔ جلد پر کوئی کریم یا پیٹرولیم جیلی وغیرہ لگا کر رکھی جائے۔

سید ظہور احمد شاہ صاحب

نامیاتی طریقۂ کاشت

انسان ابتدائے آفرینش سے زراعت کے پیشہ سے منسلک ہے اور اس وجہ سے اس کو دنیا کا قدیم ترین پیشہ سمجھا جاتا ہے۔ جب سے انسان نے زمین سے اپنی ضروریات پیدا کرنی شروع کی ہیں زمین کی طاقت کو برقرار رکھنے کے لئے نامیاتی طریقہ ہی استعمال کیا ہے اور اس طرح انسان اور فصلیں ان بیماریوں اور شدائد سے محفوظ رہیں جو کہ آج تمام دنیا میں ایک مصیبت بنی ہوئی ہیں۔ جب سے نامیاتی کھادوں کی جگہ کیمیائی کھادوں نے لے لی ہے۔ جس کے نتیجہ میں زراعت ایک مشکل عمل ثابت ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ ان کھادوں اور زہروں نے نہ صرف ماحولیات کو تباہ و برباد کیا ہے بلکہ زمین اور زیر زمین پانی کو بھی خراب کر دیا ہے۔ ان کے استعمال سے دن بدن زمین کی طاقت کم ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم پھر ایک دفعہ پرانے نامیاتی طریقہ کاشت کو اپنائیں اور زمین جو کہ ایک زمیندار کا اصل اثاثہ ہوتی ہے اس کی حفاظت کریں اور ماحول میں بھی بہتری پیدا کرنے کا موجب بنیں۔

کمپوسٹ کیا ہے کمپوسٹ کھاد (Compost) سے زراعت میں بہت اچھے نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ زمیندار اپنا تمام کوڑا کرکٹ مثلاً توڑی' پرالی' لکڑی کا برادہ اور گوبر وغیرہ کو اکٹھا کر کے ایک گڑھے میں ڈالتے جائیں اس مواد میں جلد ہی کیڑے پیدا ہونے شروع ہو جائیں گے۔ وہ ان تمام اشیاء کی جو اس گڑھے میں پھینکی گئی ہیں کی ماہیت کو تبدیل کر دیں گے۔ جب یہ کیڑے خود بھی مر جائیں تو یہ تمام مادہ گل سڑ کر یک جان ہو جائے گا۔ اس کو (Compost) کہا جاتا ہے۔ اس کی رنگت سیاہ ہوتی ہے اس کمپوسٹ کو دوسری مناسب کھاد کے ساتھ ملا کر کھیت میں ڈالا جائے اور ہل چلا کر اس کو زمین میں 6 انچ کی گہرائی تک ملا دیا جائے۔ اگر اس کمپوسٹ کی تہہ زمین پر دو انچ بھی ہو تو تین سال تک کسی کھاد کی ضرورت بہت کم ہو گی۔ آج کل ایسے کیمیا بھی مل سکتے ہیں جو صرف 15 سے 20 دنوں میں تمام کوڑے کرکٹ کو کمپوسٹ کھاد میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ یہ کھاد تیار کرنے کا نہایت آسان اور سستا طریقہ ہونے کے علاوہ انتہائی زود اثر بھی ہے۔

کینچوے یا گڈوئے کمپوسٹ بنانے کے لئے کینچوے یا گڈوئے سے مدد لی جا سکتی ہے۔ گڈوئے (Earth Worm) کی خاصیت یہ ہے کہ وہ فاضل زرعی بے کار باقیات اور گھریلو کوڑا کرکٹ اور نامیاتی اشیاء کو تیزی سے کمپوسٹ میں تبدیل کر دیتا ہے۔ ایک گڈویا کئی کلو کمپوسٹ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جو کہ زرخیز' بے بو اور عمدہ قسم کی کمپوسٹ ہوتی ہے۔ اگر ہم انہیں مسلسل بے کار نباتاتی اشیاء مہیا کرتے رہیں تو یہ کئی من کھاد تیار کر دیتے ہیں۔ مغربی دنیا میں تو آج کل کینچوے یا گڈوئے کا بڑا چرچا ہے۔ اور سٹوروں پر یہ کلو کے حساب سے بکتے ہیں۔ جن کی مدد سے گھریلو پیمانے پر بھی اور بڑے زمیندار بھی نامیاتی طریقہ کاشت کو اپنا رہے ہیں۔

گڈوئے کی افزائش نسل بھی کافی تیز ہوتی ہے۔ ایک انڈے سے 20 گڈوئے نکلتے ہیں جو تین ماہ میں بالغ ہو کر اگلی نسل کو بڑھانا شروع کر دیتے ہیں۔ حیرانی کی بات ہے کہ اگر آپ گڈوئے کو درمیان سے کاٹ دیں تو دونوں حصے علیحدہ علیحدہ زندہ بھی رہتے ہیں اور دوبارہ بڑھنا بھی شروع کر دیتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں گڈوئے کی افزائش نسل تجارتی پیمانے پر کی جاتی ہے۔ اور اس کے لئے باقاعدہ فارم بنے ہوئے ہیں۔ جہاں لوگوں کو وزن کے حساب سے گڈوئے فروخت کئے جاتے ہیں۔

کھاد بنانے کا یہ طریقہ کم خرچ بھی ہے کیونکہ اس میں استعمال ہونے والی چیزوں میں سے بیشتر زمیندار کے پاس پہلے ہی موجود ہوتی ہیں۔ صرف گڈوئے شامل کرنے سے یہ چیزیں جلد اور بہتر کھاد میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ آیئے ہم بھی اس طریقہ کو اپنائیں اور نامیاتی طریقہ کاشت کو فروغ دیں۔ جو کہ نہ صرف انسانوں بلکہ زمین کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔

مضمون نگاروں سے گذارش

مضمون نگار حضرات سے درخواست ہے کہ مضامین بھجواتے وقت درج ذیل امور کا خیال رکھیں۔

- ☆ صفحے کے صرف ایک طرف لکھیں (دونوں طرف نہ لکھیں)
- ☆ دائیں طرف چوڑا حاشیہ کم از کم ڈیڑھ انچ ضرور چھوڑیں
- ☆ لکیر دار کاغذ ہو تو ایک سطر چھوڑ کر لکھیں۔ بغیر لکیر کاغذ کی صورت میں دو سطروں میں واضح فاصلہ رکھیں
- ☆ خوش خط لکھیں۔ آپ کا مضمون پڑھا نہیں گیا تو ممکن ہے کہ آپ کا مضمون اشاعت کے لئے منتخب ہی نہ ہو سکے۔
- ☆ ترجیحاً کالی سیاہی سے لکھیں
- ☆ اوورائٹنگ ہرگز نہ کریں۔ یعنی لفظ کو لکھ کر اسی کو درست نہ کریں بلکہ کاٹ کر نیا لفظ تحریر کریں
- ☆ انگریزی کے الفاظ بیچ میں آجائیں تو انہیں کیپیٹل یعنی بڑے حروف میں درج کریں اور پھر ترجمہ کر دیں
- ☆ پرانے اور تاریخی واقعات کی صورت میں ماخذ کا حوالہ ضرور دیں
- ☆ حوالہ دیتے ہوئے کتاب کا نام' مصنف کا نام' تاریخ اشاعت اور پبلشر کا نام یا ادارہ کا نام ضرور درج کریں نیز یہ کہ یہ کتنواں ایڈیشن ہے
- ☆ یاد رکھئے خوبصورتی اور صفائی سے لکھا ہوا مضمون جلد شائع ہوتا ہے
- ☆ جواب طلب امور کے لئے جوابی لفافہ روانہ کریں
- ☆ مضمون پر اپنا نام مکمل پتہ وغیرہ ضرور لکھیں
- ☆ مضمون کی نقل اپنے پاس رکھیں ☆ عام طور پر مضمون واپس نہیں کیا جا سکتا۔

اینٹی بائٹک ادویات کی ناکامی

عالمی ادارہ صحت کی ایک رپورٹ کے مطابق انسانوں اور جانوروں میں بیماریاں پیدا کرنے والے جراثیم میں اینٹی بائٹک ادویات کے خلاف مزاحمت پیدا ہو گئی ہے اور یہ مزاحمت خطرناک شکل اختیار کرتی جا رہی ہے۔

رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ روزانہ دس لاکھ سوزش کے واقعات جراثیم کی وجہ سے ہوتے ہیں اور ان میں سے بیشتر جراثیم اینٹی بائٹک ادویات کے خلاف مزاحمت رکھتے ہیں۔

چند ماہ قبل برطانوی سائنس دانوں نے ایک ایسا جرثومہ دریافت کیا ہے جو تقریباً تمام ہی اینٹی بائٹک ادویات سے [illegible] مزاحمت رکھتا ہے۔

یہ ایک ایسی تشویش ناک بات ہے جس کو سوچ کر ہی حیرانی ہوتی ہے کیونکہ آج کے مغربی طریقہ علاج میں اینٹی بائٹک ادویات کو جو مقام حاصل ہے ان کے بغیر کسی قسم کے آپریشن کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی کئی دیگر ٹی۔ بی نمونیا وغیرہ امراض کے علاج کا۔ اس لئے امید کرنی چاہئے کہ اس کا حل جلد ہی ڈھونڈ لیا جائے گا۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب صدر محلہ دارالنصر غربی (ب) ربوہ بوجہ بلڈ پریشر فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب دارالنصر غربی (ب) بعارضہ شوگر و گردوں کی خرابی 10 روز سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم حافظ نصیر احمد صاحب قمر ابن مکرم مولوی بشیر احمد صاحب گجر دارالنصر غربی شدید بیمار ہیں۔

○ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر صدیق احمد صاحب کنری سندھ بیمار ہیں۔

○ مکرم چوہدری فضل الرحمٰن صاحب آف جھنگ بعارضہ فالج بیمار ہیں فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق بھٹی صاحب آف نواب شاہ شہر دل کے بڑھ جانے کی وجہ سے علیل ہیں ڈاکٹروں کے علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہوا۔

○ مکرم مختار احمد باجوہ صاحب منڈی بہاؤالدین (شاہ تاج شوگر ملز) گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے شیخ زاید ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔

ان سب کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا اعزاز

○ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طالبات نے گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین مدینہ ٹاؤن' فیصل آباد' کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے بین الکلیاتی مقابلہ جات میں شرکت کی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے' مقابلہ نعت خوانی میں عزیزہ فتح مبین نے دوئم پوزیشن حاصل کی۔ مقابلہ ملی نغمات میں عزیزہ فتح مبین اور عزیزہ شازیہ نورین نے سوئم پوزیشن حاصل کی۔ انگلش مباحثہ میں عزیزہ شوکت سلطانہ نے دوئم پوزیشن حاصل کی۔ اسی طرح سے اردو غزل کے مقابلہ میں عزیزہ شوکت سلطانہ نے سوئم پوزیشن حاصل کی۔ ان تمام طالبات کو اعزازی سرٹیفکیٹ اور انعامات دیئے گئے دعا کی درخواست ہے کہ یہ تمام اعزازت کالج کے لئے بابرکت ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ مزید کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تقریب شادی

○ مکرم جمال احسن قریشی صاحب ابن مکرم محمد ارشد قریشی صاحب قاضی سلسلہ احمدیہ ربوہ کی شادی ہمراہ عزیزہ امتہ المجیب طاہرہ صاحبہ بنت مکرم ملک عبدالرب صاحب سیمنٹ ڈیلر ربوہ مورخہ 99-2-21 بروز ہفتہ انعقاد پذیر ہوئی- بارات قریشی محمد ارشد صاحب کی رہائش گاہ دارالرحمت وسطی سے دارالرحمت غربی پہنچی- جہاں پر مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے دعا کروائی- اگلے روز ولیمہ کا اہتمام کیا گیا اور صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی- قبل ازیں ان کا نکاح بعوض حق مہر مبلغ پچاس ہزار روپیہ مورخہ 98-11-19 کو بیت ناصر میں محترم مولانا عبدالباسط صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا تھا- عزیز جمال احسن قریشی محترم ماسٹر محمد احسن قریشی صاحب مرحوم کا پوتا اور حافظ محمد حسین صاحب مرحوم رفیق حضرت بانی سلسلہ کا پڑپوتا ہے جبکہ عزیزہ امتہ المجیب طاہرہ محترم ملک غلام نبی صاحب مرحوم کی پڑپوتی ہے۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ برائے امتحان ایم اے پرائیویٹ پنجاب یونیورسٹی لاہور

○ پنجاب یونیورسٹی لاہور نے ایم اے پرائیویٹ کے امتحانات 1999ء کے شیڈول کا اعلان کر دیا ہے۔ جس کے مطابق اس سال سے ایم اے پرائیویٹ کے امتحانات By Parts ہوں گے یعنی سال اول اور سال دوئم کے امتحان الگ الگ ہوں گے جن کی تواریخ مندرجہ ذیل ہیں۔

ایم اے پارٹ ون فیس داخلہ جمع کروانے کی آخری تاریخ 99-4-15 مقرر ہے۔

داخلہ فیس۔/875 روپے ہے۔

یہ امتحان 99-7-3 کو ہو گا۔

ایم اے پارٹ سیکنڈ فیس داخلہ جمع کروانے کی آخری تاریخ 99-5-15 مقرر ہے۔

داخلہ فیس۔/875 روپے ہے۔

یہ امتحان 99-8-4 کو ہو گا۔

پرائیویٹ امیدواروں کے امتحان کے لئے مندرجہ ذیل قوانین ہیں۔

1- تمام پرائیویٹ امیدواروں کا وہی سلیبس ہو گا جو ریگولر امیدواروں کا ہے۔

2- پارٹ ون اور پارٹ سیکنڈ کا امتحان سال میں ایک ہی دفعہ ہوا کرے گا۔

3- اگر کسی طالب علم کی پارٹ ون میں کسی پرچہ میں کمپارٹمنٹ آ جائے تو پارٹ سیکنڈ کے امتحان میں شرکت کر سکتا ہے۔

4- مندرجہ ذیل مضامین میں پرائیویٹ ایم اے ہو سکتا ہے۔

(I) انگلش (II) اردو (III) اسلامیات (IV) عربی (V) ہسٹری (VI) پولیٹیکل سائنس (VII) فلسفہ (IX) پنجابی (X) اکنامکس- (XI) ہیتھ-

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

امداد مریضان

○ مستحق مریضوں (جو علاج معالجہ کی طاقت نہیں رکھتے) پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں بسا اوقات آمد میں کمی نادار مریضوں کے لئے محرومی کا موجب ہو جاتی ہے بیشتر اخراجات صدر انجمن احمدیہ کرتی ہے تاہم مخیر حضرات سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضرورت ٹیچر و لیڈی ٹیچر

○ نصرت جہاں اکیڈمی میں درج ذیل مضامین پڑھانے کے لئے کم از کم ایم اے اور ایم ایس سی سیکنڈ ڈویژن خواتین اور مرد اساتذہ کی ضرورت ہے۔

انگلش' فزکس' کیمسٹری' ریاضی

درخواستیں صدر صاحب محلہ کی تصدیق سے مورخہ 99-3-25 تک دفتر نصرت جہاں اکیڈمی میں بھجوا دیں- نیز اپنی تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول بھی ساتھ منسلک کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی- ربوہ)

امداد طلباء
مخیر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جا سکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

پھولوں کی شاندار نمائش

○ بمقام گلشن احمد نرسری 18 تا 26- مارچ 1999ء (ٹکٹ کے حصول کے لئے گلشن احمد نرسری سے رابطہ کریں)

(سید محمود احمد انچارج نرسری)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضرورت کمپیوٹر پروگرامر/اپریٹر

○ خلافت لائبریری ربوہ کو اپنے کمپیوٹر کی Management اور Programe Development کی غرض سے مندرجہ ذیل کوالیفیکیشن پر پورا اترنے والے مخلص احمدی کارکن کی ضرورت ہے۔

1- تعلیم کم از کم B.sc

2- کم از کم ایک سالہ پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ یا مساوی کورس

Database Management System

Xbase یا Oracle

میں کم از کم ایک سالہ عملی تجربہ

Novelle Networking یا

Windows NT Networking

پر کام کا تجربہ درخواستیں بنام انچارج خلافت لائبریری ربوہ بمعہ تصدیق صدر / امیر جماعت 10- مارچ تک آنی ضروری ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ سال بھر مختلف تعلیمی ادارہ جات میں داخلہ و دیگر تعلیمی معلومات سے متعلق تقریباً 400 اعلانات "الفضل" میں شائع کرواتی ہے۔ تاکہ طلبہ و طالبات کو یہ معلومات بروقت مل سکیں اور وہ اس سلسلہ میں کارروائی کر سکیں۔ اس سلسلہ میں سیکرٹریان تعلیم کا یہ بھی فرض ہے کہ یہ اعلانات جو الفضل میں شائع ہوتے ہیں کا اپنے پاس ریکارڈ رکھیں اور اپنے سینٹرز میں ان کو آویزاں کریں نیز خدام الاحمدیہ- لجنہ اماء اللہ و جماعتی اجلاسات میں ان کے بارے میں اعلان کروائیں تاکہ کوئی بھی احمدی طالب علم محروم نہ رہے۔ بہت سے طلباء و طالبات بروقت معلومات نہ ملنے کی وجہ سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سیکرٹریان تعلیم کا بروقت متعلقہ معلومات پہنچانا بہت فائدہ مند ہو گا۔ نیز سیکرٹریان تعلیم کو مختلف اداروں کے بارے میں جو بھی معلومات حاصل ہوں وہ چھپی ہوئی صورت میں نظارت ہذا کو ضرور ارسال کریں۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

ہیں۔ گلشن احمدی نرسری ہمیشہ کی طرح ربوہ میں شجرکاری کے سلسلہ میں اپنی خدمات پیش کر رہی ہے احباب اس سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

(صدر تزئین ربوہ کمیٹی)

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 8- مارچ- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 23 درجے سنٹی گریڈ
9-مارچ-غروب آفتاب- 6-15
10-مارچ- طلوع فجر- 5-01
10-مارچ- طلوع آفتاب 6-22

عالمی خبریں

بھارت کی فضائی مشقیں

بھارت کی سب سے بڑی جنگی مشقیں پاکستان کی سرحد کے قریب ایٹمی دھماکہ کئے جانے والے علاقے پوکھران میں ہو رہی ہیں۔ اصلی بم استعمال کئے جا رہے ہیں روس کے جدید ترین مگ' سخوئی اور فرانس کے میراج سمیت 100- طیارے حصہ لے رہے ہیں۔ جنگی طیاروں نے تین ہوائی اڈوں سے اڑ کر پاکستان کی سرحد کے قریب بمباریاں کیں۔

ایک طیارہ تباہ 23-ہلاک

بھارتی جنگی مشقوں کے دوران ایک ٹرانسپورٹ طیارہ گوالیار سے پوکھران جاتے ہوئے نئی دہلی ائرپورٹ کے قریب رہائشی علاقے پر جا گرا جس سے 23-افراد ہلاک ہو گئے۔

امریکی الزام مسترد

چین نے ایٹمی راز چرانے کا امریکی الزام مسترد کر دیا۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ نیویارک ٹائمز کی رپورٹ جھوٹ کا پلندہ ہے۔ امریکی حکام دانستہ ایسی خبریں چھپوا رہے ہیں۔

بھارتی کرکٹروں کا احتجاج

سری لنکا کے ایشین کرکٹ ٹورنامنٹ کے فائنل میں پہنچنے پر بھارتی کرکٹروں اور تبصرہ نگاروں نے سخت احتجاج کیا ہے ان کا الزام ہے کہ پاکستانی کھلاڑیوں نے سری لنکا کے کھلاڑیوں کو جان بوجھ کر پوائنٹس دیئے تاکہ وہ زیادہ نمبر حاصل کریں اور بھارت فائنل میں نہ آسکے حالانکہ سری لنکا کی ٹیم 5 بڑے کھلاڑیوں کے بغیر کھیل رہی تھی اور بے حد کمزور ٹیم تھی۔

امریکہ کا ایک اور حملہ

چین' روس' فرانس اور دیگر کئی ملکوں کی مخالفت کے باوجود امریکہ نے گزشتہ روز عراق پر ایک اور فضائی حملہ کیا۔ 20- سے زائد افراد زخمی ہوئے۔

15-عیسائی خاندان ہندو ہو گئے

بھارتی ریاست حیدر آباد میں بھارتی ہندو تنظیم وشوا ہندو پریشد نے 15- عیسائی خاندانوں کو ہندو بنا لیا اور ایک تقریب منعقد کی جس میں سرکردہ ہندو رہنماؤں نے شرکت کی۔ ہندو لیڈروں نے کہا کہ ہندو راج کی ترویج' رام مندر کی تعمیر' اور گاؤ ماتا کا تحفظ ہمارا مشن ہے۔

ایڈوانی کا شوشہ

بھارتی وزیر داخلہ ایڈوانی نے پھر شوشہ چھوڑا ہے کہ عوام 1947ء کی تقسیم کو جھٹلا دیں گے۔ انہوں نے دونوں ملکوں میں کنفیڈریشن کا نظریہ پیش کیا۔

بحرین کے امیر کی وفات

خلیجی ریاست بحرین کے امیر شیخ عیسیٰ انتقال کر گئے ان کی جگہ ولی عہد شیخ حماد نے اقتدار سنبھال لیا ہے۔

ملکی خبریں

82- گھی ملوں کو نوٹس

حکومت نے گھی کی قیمت میں اضافہ کرنے والی 82- ملوں کو شوکاز نوٹس جاری کر دئے ہیں حکومت نے کہا ہے کہ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی انتظامیہ کی چھاپہ مار ٹیمیں مہنگا گھی فروخت کرنے والوں کو بھاری جرمانے کریں گی۔ گھی 52- روپے کلو فروخت کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ گھی کے ڈیلروں اور فیکٹری والوں نے سرکاری ریٹ نامنظور کر دیا۔

سیاستدانوں کے ٹیکس گوشوارے

سیاستدانوں کے ٹیکس گوشوارے منظر عام پر لانے کے لئے سی بی آر نے حکومت سے اجازت طلب کر لی ہے۔ آئندہ سال کے لئے 2 لاکھ نئے ٹیکس دہندگان پیدا کرنے کا ہدف طے کر لیا گیا ہے۔

طاہر القادری کی ناراضگی

پاکستان عوامی تحریک کے چیئرمین طاہر القادری نے کہا ہے کہ عوامی اتحاد کا ایجنڈا محض نواز شریف کو ہٹانا نہیں نوابزادہ نصراللہ کا اعلان اتحاد کے اعلامیے سے بغاوت ہے یہ تخریبی اور منفی سیاست ہے۔ اگر ان کے پاس ملک بچانے کا ایجنڈا نہیں تو اس کا مطلب ہے کہ اتحاد باقی ملک کو بھی تباہ کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ اب اتحاد کا بچ جانا ایک معجزہ ہی ہو گا۔

موٹر سائیکل رکشا چلیں گے

وزیر اعظم کھلی کچہری میں شکایات سیل کے انچارج خواجہ ریاض محمود نے اعلان کیا کہ حکومت موٹر سائیکل رکشے بند نہیں کرے گی۔ انہوں نے سیکرٹری ٹرانسپورٹ اور ایس پی ٹریفک کو ہدایت کی کہ موٹر سائیکل رکشاؤں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے۔

8-اراکین اسمبلی پر مقدمے

بجلی چوری کے الزام میں اب تک 8-اراکین اسمبلی پر مقدمے درج ہو چکے ہیں۔ ان کا تعلق پنجاب اسمبلی سے ہے۔

ورلڈ کپ کے لئے ٹیم کا اعلان

پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ نے ورلڈ کپ اور شارجہ ٹورنامنٹ کے لئے ٹیم کا اعلان کر دیا ہے۔